سوال

(393)امام مسجد اوپر ہو اور مقتدی نیچے ہوں تو یہ مانع نماز ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام تنہا مسجد کے سائبان میں داسے پر کھڑا ہو اور مقتدی سب کے سب صحن مسجد میں نیچے کھڑے ہوں تو اس قدر بلندی اور پستی امام و مقتدی کی مانع اقتدا ہے یا نہیں حدیث اور فقہ سے جواب دیجیے اور اختلاف احادیث اور ائمہ اجتہاد جو اس میں ہوں اس سے مطلع فرمائیے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس باب میں حدیثیں مختلف وارد ہوئی ہیں اور علمائے اجتہاد کے اقوال بھی مختلف ہیں لیکن احادیث اور اقوال ائمہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت اقتداء اور امامت کی سب کے نزدیک جائز ہے ۔

اما الاحادیث فعن سہل بن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فی اول یوم وضع فکبر وہو علیہ ثم رکع ثم نزل القہقری فسجد وسجد الناس معہ ثم عاد حتی فرغ فلما انصرف قال ایہا الناس انما فعلت ذلک لتاتموابی ولتعلموا صلوتی متفق علیہ

پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ امام اگر اونچی جگہ پر کھڑا ہو اور مقتدی سب کے سب نیچے ہوں تو اقتداء اور امامت اور نماز درست ہے ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور اپنی کتاب صحیح میں وہ اسی جواز کے قائل ہوئے ہیں اور اسی حدیث سے استدلال کیا ہے اور ان کے اتباع اور موافقین بھی ہیں اور ان کے نزدیک بھی یہی حدیث اس کے جواز کی حجت ہے ۔

وعن ہمام عن حذیفۃ ام الناس بالمدائن علی وکان فاخذ ابو مسعود بقمیصہ فجذبہ ظلما فرغ من صلوۃ قال الم تعلم انہم کانوا ینہون عن ذلک قال بلی قد ذکرت ذلک حین مددتنی رواہ ابو داؤد وصححہ ابن خزیمۃ وابن حبان والحاکم وقواہ الحافظ فی التلخیص وعن ابی مسعود قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شئی والناس خلفہ یعنی اسفل منہ رواہ دار قطنی لکن المرفوع ضعیف

پس یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ امام اونچی جگہ پر کھڑا ہو اور مقتدی سب کے سب نیچے ہوں تو یہ امر ناجائز اور ممنوع ہے اور یہی مذہب حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ رحمہم اللہ کا اور یہی حدیثیں ان کی دلیل ہیں پس یہی ہے خلاصہ مذاہب اور ادلہ اس مسئلہ کا ۔ تطبیق بین الاحادیث ۔ حدیث صلوۃ علی المنبر کی محمول ہے تھوڑی سی بلندی کے جواز پر اور حدیث نہی عن الرفع کی محمول ہے زیادہ بلندی پر جس کی تقدیر میں علما نے اپنی اپنی رائے الگ قائم کی ہے ۔ پس دونوں حدیثوں کے ملانے سے یہ بات قائم ہوئی کہ ارتفاع قلیل امام کے لیے جائز ہے اور ارتفاع کثیر ممنوع ہے ۔

تطبیق بین الاقوال الائمۃ رحمہم اللہ تعالیٰ

امام بخاری اوران کے موافقین واتباع رحمہم اللہ نے جوامام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا جائز کہا ہے تواس سے بلندی ایسی مراد ہے جس سے امام کا حال مقتدیوں سے مخفی نہ رہے اور حنفیہ اورمالکیہ اورشافعیہ وغیرہ علمانے مطلق بلندی کوناجائز کہا ہے سوان لوگوں کا قول محقق نہیں ہے۔

فی نیل الاوطاروذہب الشافعی الانہ یعفی قدرثلاث ماتہ ذراع وقال عطاء لایضر البعدفی الارتضاع مہما علم الموتم بحال الامام وقال فی الدرالمختار (یکرہ) انفرادالامام علی الدکان للنہی وقدر الارتفاع بذراع ولاباس بمادونہ وقیل مایقع بہ الامتیاز وہوالاوجہ ذکرہ الکمال وغیرہ وکرہ عکسہ فی الاصح وقال فی العالمگیریۃ ویکرہ ان یکون الامام وحدہ علی الدکان وکذاالقلب فی ظاہر الروایۃ کذافی الہدایۃ وان کان بعض القوم معہ فالاصح انہ لایکرہ کذافی محیط السرخسی ثم قدرالارتفاع قامۃ ولاباس بمادونہا ذکرہ الطحاوی وقیل ان مقربہ الامتیاز وقیل مقدارالذراع اعتبار بالسترۃ وعلیہ الاعتمادکذافی التبیین وفایۃ البیان وہواالصحیح کذافی البحر الرایق

پس اب واضح ہوگیا کہ احادیث اوراقوال رجال امت اگرچہ باہم بظاہر مختلف معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ درحقیقت سب کے سب ادائے معنی میں متحد ہیں اوراحادیث کا مفاد بھی یہی ہے کہ امام کا تنہا اکیلا تھوڑی سی بلندی پر کھڑا ہونا مضر نہیں ہے بلکہ درست اور جائز ہے اور زیادہ بلندی پر کھڑا ہونا ممنوع اورناجائز ہے اوررجال امت کے اقوال کا مفاد بھی یہی ہے کہ غایۃ الامر علماء نے تقدیر بلندی وپستی جائزوناجائز میں اختلاف کیا ہے۔ تیجہ کلام کا یہ ہواکہ امام اکیلا مسجد کے سائبان میں داسے پر کھڑا ہواور سب مقتدی صحن مسجد میں نیچے کھڑے رہیں توحدیث کے روسے یہ امرجائز ہے اورعلمائے حنفیہ اورشافعیہ اورمالکیہ محققین رحمہم اللہ کے سب کے نزدیک یہ امرجائز ہے جیساکہ تطبیق احادیث اوراقوال بالاسے واضح ہو گیا ہے اورامام المحدثین جناب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے موافقین واتباع رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے ہذا ماظہر لنا واللہ اعلم بالصواب ومنہ الاصابۃ فی کل باب حدیث بخاری سے جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ صورت اگرناجائز ہوتی توناجائز صورت سے تعلیم نہ کرتے اس سے ابن دقیق العبد کے اعتراض کا جواب بھی ہوگیا ہاں اولیٰ وافضل یہی ہے کہ امام بلند جگہ پر کھڑانہ ہواور حدیث نہی محمول خلاف اولیٰ پر ہے کما ہواوب العلماء کافسترفی التبطیق بین الاحادیث واللہ اعلم بالصواب۔

(حررہ العاجزابوعبدالرحمن محمد عفی عنہ مصحح مطبع انصاری) (الامرکماقال سید محمدنذیرحسین عفی عنہ۔ فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ا ص ۳۲۱)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 215-217

محدث فتویٰ